ایک حدیث

# چند احکامِ حج

گزشتہ ذی الحجہ میں کوئی دس لاکھ مسلمانوں نے فریضۂ حج ادا کیا۔ حج صاحبِ استطاعت مسلمانوں پر عمر میں ایک بار فرض ہے لیکن تنہا حج ہی فرض نہیں، فرائض کچھ اور بھی ہیں۔ حج تو عبادات (مناسک) کا ایک جز ہے اور خود عبادات (مراسم پرستش) زندگی کے دوسرے فرائض کا صرف ایک جُز ہے۔ زندگی ایک وحدت ہے اور اس کے تمام خانے آپس میں ایک دوسرے سے ایسے پیوستہ ہیں کہ ان کو جُدا جُدا کرکے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ایک کمرے میں اگر چار چراغ جل رہے ہوں تو ان سب کی روشنی مل کر ایک وحدت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح زندگی کے سارے فرائض بھی باہم مل کر ایک ناقابلِ تقسیم وحدت بن جاتے ہیں۔ حج محض پوجا پاٹ کے چند مراسم نہیں۔ اس کے ساتھ اخلاقی قدریں بھی ہیں۔ بین الاقوامی اندازِ فکر بھی ہے۔ درسِ دیوانگی بھی ہے۔ اور بھی بہت کچھ ہے۔ حضور نے فرمایا:

من حج للّٰہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ۔ (رواہ الستۃ الا ابا داؤد عن ابی ہریرہ)

جو شخص حج کرے اور اس میں کوئی شہوانی اور فاسقانہ بات نہ کرے وہ اسی طرح لوٹ کر آتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے جنا ہو۔

یہ عین قرآن کی ترجمانی ہے۔ قرآن حاجیوں کو حکم دیتا ہے کہ ... فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔ حج میں رفث فسوق اور جدال کی کوئی بات نہ ہو۔ ارشادِ نبوی میں اسی اندازِ حج کا نتیجہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ ایسا حاجی تو گویا نومولود بچے کی طرح پاک صاف ہو جاتا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ اگر حج میں ان اخلاقی قدروں کا لحاظ نہ ہو تو "باز آید ہنوز خر باشد" جیسا گیا تھا ویسا ہی واپس آجائے گا۔

حج کے ساتھ حقوق العباد بھی وابستہ ہیں بلکہ یوں کہئے کہ حقوق العباد مقدم ہیں اور حج مؤخر۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ:

ان رجلا قال للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیّ حجۃ الاسلام وعلی دین۔ قال اقض دینک۔ (رزین)

ایک شخص نے حضور سے عرض کیا کہ : مجھ پر حج بھی فرض ہے اور مجھ پر قرض بھی ۔ فرمایا: پہلے قرض ادا کرو۔

اس حدیث میں قرض کو فرض پر مقدّم رکھا گیا ہے۔ یعنی حقوق العباد پہلے اور حق اللہ بعد میں۔ یا یوں کہئے کہ اگر زادِ راہ قرض میں ڈوبا ہو تو حج فرض ہی نہیں ہوتا۔

اسی طرح حج ایک بین المللی اجتماع بھی ہے۔ اسلام سیاسی مقاصد کے لئے الگ اجتماع اور مذہبی رسوم کے لئے علیٰحدہ جلسے کا قائل نہیں۔ وہ روحانی و مادّی دونوں ضرورتوں کو ایک ساتھ لے کر چلتا ہے۔ اور ایک ہی اجتماع سے یہ سارے فوائد حاصل کرتا ہے۔ حج کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ اسود و احمر، عرب و عجم جتنے کلمہ گو ہیں وہ اپنی تمام ادنےٰ تفریقوں کو مٹادیں اور سر جوڑ کر بیٹھیں۔ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں۔ ایک دوسرے کا درد دُکھ سُن کر اس کا مداوا کریں۔ کمزوروں کا سہارا بنیں۔ ظالم کا ہاتھ پکڑلیں۔ آپس میں تجارتی، معاشی، سیاسی اور ثقافتی رابطے کو مستحکم کریں اور امامتِ اقوام کا حق ادا کریں۔ یہ سارے بلند مقاصد عین روحانی مقاصد ہیں، اور ان تمام فوائد کی طرف قرآن نے یوں اشارہ کیا ہے کہ:

لیشھدوا منافع لھم

تاکہ لوگ اپنے فوائد کا مشاہدہ کریں

غرض حج محض ایک "یاترا" یا "زیارت" نہیں۔ یہ ایک ایسی عظیم الشان کانفرنس ہے جو روحانی و مادّی تمام منافع کو ایک ساتھ اپنی آغوش میں لئے ہوتی ہے۔

اس کے بعد حج کا ایک بڑا اہم پہلو اور بھی قابلِ غور ہے اور وہ یہ ہے کہ حج عشق کا درس، دیوانگی کا سبق اور ازخود رفتگی و پروانگی کی تعلیم بھی ہے عقل کی ساری باتیں موجود ہونے کے باوجود اس عبادت میں عشق کا عنصر بہت غالب ہے۔ ایک بے سلا لباس پہننا، ایک گھر کے گرد چکر کاٹنا، صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا، عرفات کے میدان میں کیمپ لگانا، منیٰ میں جاکر کنکریاں چُننا اور پھینکنا وغیرہ یہ سب کچھ عقل سے زیادہ جذباتِ عشق کی آمیزش اپنے اندر رکھتا ہے عشق بھی ایسا جو مجاہدانہ لگن سے بھرپور ہے۔

اگر آپ نماز کے اندر رکوع سے پہلے سجدہ یا سجدے سے پہلے قعدہ کریں تو نماز کی ترتیب میں جو عقلی نزاکت موجود ہے وہ اس بے ترتیبی اور اس تقدیم و تاخیر کو گوارا نہ کرے گی۔ لیکن حج میں چونکہ عشق کا عنصر غالب ہے اس لئے اس کی ترتیب میں تقدیم و تاخیر پر بھی زیادہ گرفت نہیں ؎

نالہ پابندِ نے نہیں ہے

فریاد کی کوئی لے نہیں ہے

اس سلسلے میں ایک حدیث سنئے۔ حضرت عمرو بن العاص کے صاحبزادے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف فی حجۃ الوداع بمنی للناس یسئلونہ فجاءہ رجل فقال لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج فجاءہ آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج فما سئل یومئذ عن شئ قدم او اخر الا قال افعل ولا حرج۔ (رواہ الستۃ)

آں حضرتؐ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں ٹھہرے اور لوگوں نے مسائل دریافت کرنے شروع کئے۔ ایک آیا اور بولا: مجھے معلوم نہیں تھا میں نے قربانی سے پہلے ہی سر منڈا لیا۔ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں، اب قربانی کر لو۔ دوسرا آکر کہنے لگا: مجھے علم نہ تھا اور میں نے رمی سے پہلے ہی قربانی دیدی۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں، اب رمی کر لو۔ غرض اس دن کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا جس کی تقدیم وتاخیر کے متعلق پوچھا گیا ہو اور حضور نے یہ نہ فرمایا ہو کہ: کوئی مضائقہ نہیں اب کر لو۔

ایک اور حدیث بھی سنئے۔ سعید بن مالک فرماتے ہیں:

طفنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فمنا من طاف سبعا ومنا من طاف ثمانی ومنا من طاف اکثر من ذلک فقال صلے اللہ علیہ وسلم لا حرج۔

ہم نے حضور کے ساتھ طواف کیا۔ ہم میں سے بعض نے سات طواف کئے۔ بعض نے آٹھ اور بعض نے اس سے بھی زیادہ۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔

اگر آپ مغرب کی تین رکعتوں کی بجائے چار یا دو رکعتیں پڑھ لیں تو نماز دُہرانی پڑے گی۔ لیکن حج میں عشق کا عنصر غالب ہے اور عشق کی بہت سی غلطیاں قابلِ معافی ہوتی ہیں اس لئے تقدیم وتاخیر کی طرح تعداد کی غلطیاں بھی قابلِ درگزر سمجھی گئیں۔

محمد جعفر ندوی

# مطبوعاتِ بزمِ اقبال

**مجلۂ اقبال** ۔ مدیر ا۔ ایم ۔ ایم ۔ شریف ۔ بشیر احمد ڈار

سہ ماہی اشاعت ۔ دو انگریزی ۔ دو اردو شماروں میں ۔ قیمت سالانہ دس روپے صرف اردو یا انگریزی پانچ روپے

| | | |
|---|---|---|
| میٹافزکس آف پرشیا ۔ | مصنفہ علامہ اقبال | ۵—۰—۰ |
| امج آف دی وسٹ اِن اقبال ۔ | مصنفہ مظہر الدین صدیقی | ۲—۰—۰ |
| اقبال اینڈ والنٹرزم ۔ | مصنفہ بشیر احمد ڈار | ۶—۰—۰ |
| ذکرِ اقبال ۔ | مصنفہ مولانا عبد المجید سالک | ۵—۰—۰ |
| اقبال اور مُلّا ۔ | مصنفہ ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم | ۰—۱۲—۰ |
| مکاتیب اقبال ۔ | بنام خان محمد نیاز الدین خان مرحوم | ۱—۴—۰ |
| تقاریر یومِ اقبال ۔ | ۱۹۵۴ء | ۱—۴—۰ |
| علامہ اقبال ۔ | مترجمہ صوفی غلام مصطفٰے تبسم | ۱—۸—۰ |
| افکارِ غالب ۔ | ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم | ۸—۰—۰ |

# مطبوعات مجلس ترقی ادب

| | | |
|---|---|---|
| غیب و شہود ۔ | مصنفہ سید نذیر نیازی | ۳—۴—۰ |
| تعارف جدید سیاسی نظریہ ۔ | مترجمہ عبد المجید سالک و عبد الحیٔ | ۲—۱۲—۰ |
| حکمتِ قرآن ۔ | مترجمہ صوفی غلام مصطفٰے تبسم | ۱—۰—۰ |
| دولتِ اقوام ۔ | مترجمہ شیخ عطاء اللہ و فخری | زیرِ طبع |
| فلسفۂ شریعت اسلام ۔ | مترجمہ ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ | ۵—۰—۰ |
| نظامِ معاشرہ اور تعلیم ۔ | مترجمہ عبد المجید سالک و عزیز | ۴—۰—۰ |

سکریٹری بزمِ اقبال و مجلس ترقی ادب ۔ نرسنگھ داس گارڈن لاہور